فون نمبر ۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — سے تبعات مقام محمود

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم جمعہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۱۹/۵۴ | ۱۰ فتح ۱۳۴۴ھش ۱۴ شعبان ۱۳۸۵ھ ۱۰ دسمبر ۱۹۶۵ء | نمبر ۲۸۵

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۹ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ بفضلہ تعالیٰ طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

— ربوہ ۹ دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ان دنوں کچھ زیادہ ناساز ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے حد برکت ڈالے آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی راہ میں کھونے والوں کو سب کچھ دیا جاتا ہے

وہ نہیں مرتے جب تک اس سے کئی چند نہ پالیں جو انہوں نے خدا کی راہ میں دیا ہے

"دیکھو دنیا ایک فانی چیز ہے مگر اس کی لذت بھی اسی کو ملتی ہے جو اس کو خدا کے واسطے چھوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے خدا تعالیٰ دنیا میں اس کے لئے قبولیت پھیلا دیتا ہے یہ وہی قبولیت ہے جس کے لئے دنیادار ہزاروں کوششیں کرتے ہیں کہ کسی طرح کوئی خطاب مل جاوے۔ یا کسی عزت کی جگہ یا دربار میں کرسی ملے اور کرسی نشینوں میں نام لکھا جاوے۔ غرض تمام دنیوی عزتیں اسی کو دی جاتی ہیں اور ہر دل میں اسی کی عظمت اور قبولیت ڈال دی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑنے اور کھونے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ نہ صرف آمادہ بلکہ چھوڑ دیتے ہیں غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے واسطے کھونے والوں کو سب کچھ دیا ہے اور وہ نہیں مرتے جب تک وہ اس سے کئی چند نہ پالیں جو انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں دیا ہے خدا تعالیٰ کسی کا قرض اپنے ذمہ نہیں رکھتا مگر افسوس یہ ہے کہ ان باتوں کو ماننے والے اور ان کی حقیقت پر اطلاع پانے والے بہت ہی کم لوگ ہیں۔ ہزاروں اہل صدق دفعاً گزرے ہیں۔ مگر کسی نے نہ دیکھا ہوگا اور نہ کسی نے سنا ہوگا کہ وہ ذلیل و خوار ہوئے ہوں دنیوی امور میں اگر وہ نہایت درجہ کی ترقی کرتے تو زیادہ سے زیادہ تین چار آنے کی مزدوری کر لیتے اور کس مپرس اور گمنام لوگوں میں سے ہوتے مگر جب انہوں نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں لگایا تو خدا تعالیٰ نے انکو ایسا کیا کہ تمام دنیا میں نام آور بن گئے اور انکی عزت و عظمت دلوں میں بٹھائی گئی اور اب انکے نام ستاروں کی طرح چمکتے ہیں" (الحکم ۱۰ مئی ۱۹۱۳ء)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے بجٹ برائے ۱۹۶۶ء کی منظوری

مجلس انصار اللہ کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کی سفارش پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا بجٹ آمد و خرچ برائے سال ۱۹۶۶ء بتفصیل ذیل منظور فرمایا ہے۔

چندہ مجلس انصار اللہ	۳۵,۰۰۰
" سالانہ اجتماع	۴,۵۰۰
" اشاعت لٹریچر	۴,۰۰۰
" تعمیر دفتر	۴,۰۰۰
میزان	۴۷,۵۰۰

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

۱۹-۲۰-۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء بمقام ربوہ منعقد ہوگا

امسال ہمارے جلسہ سالانہ کا انعقاد ۱۹-۲۰-۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء بروز اتوار، سوموار، منگل ہونا قرار پایا ہے۔ احباب امسال خصوصیت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی کوشش کریں اور ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دیں

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۶۵ء

قرآن کریم کا ایسا معجزہ جس کی مثال نہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام مروجہ مذاہب کے پیرؤں اور وکیلوں کو جو چیلنج دیا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیمات کے مقابلہ میں اپنی اپنی کتب کی تعلیمات لاؤ۔ تم میں سے کوئی بھی اپنی کتاب سے قرآن کریم کے مقابلہ میں ۱/۵ سچائیوں کو نہیں پیش کر سکے گا اور اگر وہ ایسا کرے تو ہم اس کو اتنا انعام دیں گے۔ اس چیلنج میں شرط یہ ہے کہ جو بات پیش کی جائے اس کا ثبوت اپنی کتاب سے دیا جائے، محض لخنوری کا کوئی فائدہ نہیں۔

یہ ایک عظیم چیلنج ہے اور حقیقت یہ ہے۔ کہ آج تک کسی مذہب اور کسی مذہب کے پیرو کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ اس چیلنج کو قبول کرے۔ اور چیلنج کی شرائط پوری کر کے انعام حاصل کرے۔

اس ضمن میں ہم یہاں صرف ایک ہی بات کو پیش کرتے ہیں۔ اسلام کا دعوے ہے کہ وہ رہتی دنیا تک کے لئے آیا ہے۔ قرآن کریم اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ اور اسلام کی الکتاب ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحافظون۔

یعنی ہم ہی نے یہ ذکر قرآن کریم نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یہ ایک ایسی صداقت ہے جس کو ہر انسان محسوس کر سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ہم خود اسلام کی حفاظت کرتے رہیں گے۔ خدا تعالےٰ کا خود قرآن کریم کی حفاظت کا دعوے کرنا ایک عظیم الشان دعوے ہے۔ کوئی آسمانی یا زمینی کتاب ایسی نہیں ہے جس نے اللہ تعالےٰ کی طرف سے اپنی حفاظت کا ایسا دعوے پیش کیا ہو۔ خدا تعالےٰ کی حفاظت کے دعوے کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ صرف تکوینی قانون کے ذریعہ اس کی حفاظت کریگا جس طرح مثلاً ایک آم کے درخت کی حفاظت تکوینی قانون سے اس طرح ہوتی ہے کہ آم کی گٹھلی سے پھر آم کا پودا پیدا ہو سکتا ہے اور اس طرح آم کی نسل کو اجراء حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے یہ تکوینی قانون شروع سے جاری کیا ہوا ہے۔ اور اس کا اطلاق وسیع پیمانہ پر نباتات اور حیوانات پر ہوتا ہے۔

الغرض اللہ تعالےٰ نے جو قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالےٰ نے تشریعی قانون سے قرآن کریم کو نازل کیا ہے اسی طرح تشریعی قانون سے اللہ تعالےٰ اس کی حفاظت بھی کرے گا۔ اس لئے یقیناً یہ وعدہ حفاظت صرف قرآن کریم کی عبارت کے متعلق نہیں۔ کیونکہ ہم جو دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم کی عبارت میں آج تک زیر و زبر کا فرق نہیں پڑا۔ اور اس حقیقت کو دشمنان اسلام نے بھی تسلیم کیا ہے کہ موجودہ قرآن کریم وہی ہے۔ جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اس کے لئے اللہ تعالےٰ کا تکوینی قانون ہی کافی تھا۔ چنانچہ شروع میں ہزاروں حفاظ قرآن پیدا ہو گئے پھر معاً بعد پریس ایجاد ہو گیا۔ یہ قرآن کریم کی عبارت کی حفاظت کے لئے تکوینی قوانین ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے علم میں حفاظت قرآن کریم کے تعلق میں ظہور پذیر ہونے والے تھے۔

اس لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے۔ وہ صرف ظاہری حفاظت سے تعلق نہیں رکھ سکتا۔ بلکہ اس سے بڑھ کر اس وعدہ میں معنوی حفاظت بھی شامل ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے جو خاص طور پر قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے۔ تو اس سے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایسے سامان بھی کرے گا کہ قرآن کریم کی نہ صرف عبارت ہمیشہ تک محفوظ رہے گی۔ بلکہ قرآن کریم کی تعلیمات کی تجدید بھی دنیا میں ہوتی رہے گی۔ یعنی اللہ تعالےٰ ایسے سامان کرے گا کہ ایسے لوگ مبعوث ہوتے رہیں گے۔ جو قرآن کریم پر خود عمل کریں گے۔ اور دوسروں کے سامنے اپنا نمونہ پیش کر کے دوسروں سے اس پر عمل کرائیں گے۔ اور اللہ تعالےٰ قرآنی تعلیمات کو ہمیشہ زندہ اور مؤثر رکھنے کا بھی بندوبست کرے گا

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اسی معنوی حفاظت کے لئے ہی خاصکر یہ وعدہ فرمایا ہے۔ ظاہری حفاظت تو آج تقریباً ہر ایک کتاب کی کی جا سکتی ہے۔ پریس موجود ہیں ایک کتاب کی عبارت اصل صورت میں صدیوں تک بلکہ قیامت تک محفوظ کی جا سکتی ہے۔ آج یہ معجزہ تو کوئی معجزہ ہی نہیں رہتا۔ اگرچہ قرآن کریم کے تعلق میں یہ بھی عظیم الشان معجزہ ہے۔ تاہم حفاظت الٰہیہ کا حقیقی معجزہ تو یہی ہے کہ ظاہری حفاظت کے ساتھ ساتھ اس کی معنوی حفاظت بھی ہوتی رہے۔ اور جبکہ قرآن کریم کا یہ دعوے بھی ہے کہ وہ ذکرٌ للعالمین ہے۔ تو عالم تو قیامت تک ہوتے رہیں گے پھر خود "ذکر" کا لفظ بھی ثابت کرتا ہے کہ حقیقی حفاظت جس کا اللہ تعالےٰ نے وعدہ کیا ہے وہ معنوی حفاظت ہے۔ کیونکہ ذکر کے معنے نصیحت کے ہیں۔ اور نصیحت عمل کے لئے ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا یہ فرمانا کہ ہم نے یہ نصیحت نازل کی ہے اور اس کی ہم ہی حفاظت بھی کریں گے۔ اس بات کا مقتضی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جس طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے اس کی حفاظت کی اور آپ نے صحابہ کرام رضؓ کے سامنے عملی نمونہ اور اسوۂ حسنہ پیش کیا۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ قیامت تک ایسے انسان مبعوث کرتا رہے گا جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق قرآن کریم پر عمل کر کے لوگوں کے سامنے نمونہ پیش کریں گے۔ تاکہ اللہ کی اتاری ہوئی نصیحت تا قیامت عملاً بھی محفوظ چلی جائے۔ آنیوالی نسلیں محض نظری طور پر قرآن کریم کی عبارت اور محض احادیث میں اسوۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بیان پڑھ کر "ذکر" پر کماحقہ عمل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ جیسا کہ کہتے ہیں ؎

گھڑتے ہیں لوگ معنیٔ قرآں نئے نئے

ہر شخص جو ظاہری علم حاصل کر سکتا ہے۔ اپنے طور پر لغت وغیرہ کی مدد سے جو معنے چاہے قرآن کریم کی آیات کے نکال سکتا ہے۔ اور قرآن کریم کی ایک ہی آیت کریمہ کی بنا پر اپنا الگ فرقہ بنا سکتا ہے۔ چنانچہ آج جو ہم مسلمانوں میں فرقہ بندی دیکھتے ہیں۔ تو وہ اسی وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ لوگوں نے اللہ تعالےٰ کے وعدۂ حفاظت کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اور اپنے عقلی ڈھکوسلوں کو اللہ تعالےٰ کے ذکر میں داخل کر دیا ہے۔ حالانکہ حدیث مجددین میں اس آیۂ کریمہ کی عملی صورت بھی بیان کر دی گئی ہے۔

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ
علیٰ راس کل مائۃ سنۃ
من یجدد لھا دینھا۔

یعنی اللہ تعالےٰ ہر صدی کے سر پر ایک ایسی شخصیت کو مبعوث کرتا رہے گا۔ جو اس وقت کے لئے اس کے دین کی تجدید کرے گی۔

افسوس ہے کہ مسلمان دانشوروں نے اس حدیث اور نص قرآنیہ کی کوئی پرواہ نہ کی اور قرآن کریم کے من مانے معنے کرتے رہے۔ جس سے اسلام میں فرقہ بندی پیدا ہو گئی۔ اور یہاں تک نوبت پہونچ گئی ہے کہ قرآن کریم کی ایک آیت کریمہ سے مختلف مکاتب کے پیرو بالکل ہی متضاد معنے تک پیدا کر لیتے ہیں

یہ صورت حال خود اس بات کی موید ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جو حفاظت ذکر کا وعدہ کیا ہے۔ دراصل وہ وعدہ زیادہ تر معنوی حفاظت کے لئے ہے۔ کیونکہ انسانی ذاتی قیاس آرائی ہی ذکر میں گڑبڑ پیدا کرتی ہے۔ اور ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ خود کسی کو اپنی طرف سے مبعوث کر کے اپنے ذکر کی معنوی حفاظت کرے۔ اور جو تضاد عقلی قیاس آرائیوں سے پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کو دور کرے اور اپنے عمل سے اسلام کا صحیح چہرہ پھر قرآن کریم کے آئینہ میں دکھائے۔

اللہ تعالےٰ کو اس کا علم تھا اس لئے اس نے یہ وعدہ فرمایا اور اپنے وعدہ کے مطابق مجددین مبعوث کرتا رہا۔ اگر مسلمان اس وعدہ کی حقیقت کو سمجھتے۔ اور اپنے اپنے زمانہ کے مجدد کی پیروی کرتے رہتے تو اسلام میں فرقہ بندی نہ پیدا ہوتی۔ تاہم مجددین کی وجہ سے ہی آج ہم مسلمانوں میں ایک حد تک سنت کی پیروی اور اسلام کی صحیح تعلیمات کی روشنی جھلکتی دیکھتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ کے علم میں یہ بھی تھا کہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ جب دانشوری کا اندھیرا اتنا چھا جائے گا۔ کہ قرآن کریم کی ظاہری حفاظت کے باوجود "ذکر" کی روشنی اس اندھیرے میں دب جائے گی۔ اور ضرورت ہوگی کہ ذکر کو از سر نو دلوں میں زندہ کیا جائے۔ یعنی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی بنیاد پر ایک ایسا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا جائے جو لوگوں کے دلوں کو وہی آگ لگا دے جو آپ کے نمونہ سے صحابہ کرام رضؓ کے دلوں میں لگی تھی۔ احادیث سے واضح ہے کہ یہ شخصیت مسیح موعود علیہ السلام کی ہوگی۔ عقل تقاضا کرتی ہے کہ ایسی شخصیت آج مبعوث ہو۔ تاکہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون نہایت زور سے پورا ہو۔ کیا کوئی آسمانی یا زمینی کتاب اپنی ظاہری اور معنوی حفاظت کا ایسا معجزہ اسلام کی کتاب قرآن کریم کے مقابلہ میں پیش کر سکتا ہے۔

قدرتِ ثانیہ کا ایک اور اہم بالشان ظہور

خوف کے بعد مومنوں کے قلوب پر آسمانی سکینت کا نزول

(مسعود احمد خان دہلوی)

۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو علی الصبح دو بج کر بیس منٹ پر جماعتِ احمدیہ کو جو سانحۂ عظیم پیش آیا وہ زلزلۂ عظیمہ سے کسی طرح کم نہ تھا جس نے روئے زمین پر بسنے والے ہر قوم اور نسل کے احمدیوں میں سے ہر ایک کے ہر ہر ذرّۂ وجود کو ہلا کر رکھ دیا۔ انہیں بجلی کا سا ایک شدید دھکا لگا جس کے صدمہ سے گویا دل بیٹھ گئے، نبضیں چھوٹ گئیں اور سانس رُک رُک گئے، ہر شخص کی یہ حالت تھی کہ گویا ایک سکتہ کا عالم طاری ہے، کاٹو تو بدن میں لہو نہیں، پوچھو تو بات کرنے کا یارا نہیں، نہ پاؤں تلے زمین محسوس ہوتی تھی اور نہ سر کے اوپر نیلگوں آسمان کے وجود کا احساس ہی باقی تھا، ہر شخص کھویا کھویا اور از خود رفتہ نظر آتا تھا۔ کیوں نہ ایسا ہوتا جبکہ وہ گوہرِ نایاب وہ لعلِ بے بہا، وہ گنجِ گراں مایہ، وہ علم و حکمت کا سرچشمہ و سرمایہ، وہ معرفت و بصیرت کا بحرِ بیکراں، وہ آیۂ خدائے رحیم و رحمان، وہ قدرتِ خداوندی کا زندہ نشان، وہ محرمِ اسرارِ یزداں، وہ کاشفِ الفاظ و معانیٔ قرآں، وہ دینِ متیں اور ملّتِ احمد کا نگہباں، وہ صاحبِ قلمِ زرفشاں، وہ شیریں مقال و جادو بیاں، الغرض وہ مثیلِ مسیحائے زماں جس کے دم سے ہر فردِ جماعت اپنے اندر تاب و تواں پایا اور زندگی کو رواں دیکھتا تھا، بہ تقدیرِ الٰہی دنیا کو ایک نئے روحانی انقلاب سے ہمکنار کر کے اور اسطرح اس جہانِ فانی میں اپنا کام پورا کر کے عالمِ جاودانی کی طرف رحلت کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، جن کے وصال سے ۸ نومبر کو جماعتِ احمدیہ کے افراد پر قیامت ٹوٹ پڑی اور اُن کے لئے دنیا اندھیر ہو گئی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان آسمانی بشارتوں کے مطابق پیدا ہونے والے وہ نامی اور اخص فرزندِ دلبند گرامی ارجمند تھے جنہیں اللہ تعالےٰ نے مظہر الاوّل و الآخر مظہر الحق والعلاء کے لقب سے سرفراز فرمایا اور جن کے ظہور کو اس نے کانّ اللہ نزل من السماء کہہ کر خود اپنا ظہور قرار دیا۔ حسبِ پیشگوئی آپ قدرت اور رحمت اور قربت اور فضل اور احسان کا نشان تھے، فتح و ظفر کی کلید اور وہ ذی حشم و ذی شان مظفر تھے جس پر خدائے ذوالعرش نے خود سلام بھیجا۔ آپ کے وجود کی برکت سے مشرق و مغرب کے اُن لوگوں نے جو زندگی کے خواہاں تھے موت کے پنجہ سے نجات پائی اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے تھے، باذن اللہ زندہ ہو کر باہر نکل آئے، دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوا، حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ گیا اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ گیا۔ آپ ایک نور تھے جسے خدا تعالےٰ نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا تھا، خدا نے آپ میں اپنی روح ڈالی تھی۔ وہ آپ کے لب ہائے مبارک پر بولتا اور غیب کی خبریں ظاہر فرماتا تھا۔ ایسے مقدس و مطہر، ایسے مبارک و سراپا برکت، ایسے نابغہ و نادرِ روزگار وجود کے اُٹھ جانے پر احبابِ جماعت کا غم و اندوہ میں ڈوب جانا اور خوف و ہراس سے بھر جانا ایک قدرتی امر تھا۔

چنانچہ آپ کے وصال کی خبر ملتے ہی چند گھنٹوں کے اندر اندر قریباً پچاس ہزار احمدی احباب پاکستان کے کونہ کونہ سے اس حال میں ربوہ میں آ جمع ہوئے کہ ان کے دل رو رہے تھے، آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں اور سینوں سے آہیں بلند ہو کر عرشِ الٰہی سے ٹکرا رہی تھیں۔ ایک تو امامِ عالی مقامؓ کی جُدائی کا صدمہ ہی کچھ کم نہ تھا، اُس پر یہ غم ہمتوں کو پست کئے دے رہا تھا کہ اگر خدانخواستہ اس نازک موقع پر جماعت کا مثالی اتحاد اور شیرازہ بندی برقرار نہ رہ سکی اور تشتّت و افتراق نے راہ پا کر ہوا بگاڑ دی تو پھر کیا بنے گا، اور دنیا میں غلبۂ اسلام کے وعدے کیونکر کس طرح اور کب پورے ہوں گے۔ اس دوہرے صدمہ اور غم کا بوجھ اس قدر زیادہ اور ناقابلِ برداشت تھا کہ ہر شخص کی کمرِ ہمت ٹوٹی جا رہی تھی، دل پژمردہ تھے اور گردنیں جھکی ہوئی تھیں البتہ آنکھیں رہ رہ کر آسمان کی طرف ضرور اُٹھتی تھیں اور کچھ وقت خدائے اعلےٰ و اجلّ کے حضور فریاد کناں رہ کر پھر جھک جاتی تھیں۔ بے انتہا غم و الم، حزن و ملال، خوف و ہراس اور ہر آن بڑھنے والی دہشت کی یہ ناقابلِ بیان کیفیت تھی جس سے اس کٹھن گھڑی اور آڑے وقت میں ہر احمدی دوچار تھا۔ ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا اور آنکھ مضطرب تھی کہ اس گھٹا ٹوپ تاریکی میں امید کی کرن نمودار ہو جو بڑھتے بڑھتے پورے افق پر چھا جائے اور تیرگی کو چھانٹ کر دنیا کو بقعۂ نور بنا دے۔ آسرا تھا تو صرف اور صرف خدائے قادر و قدوس کی ذاتِ بے ہمتا اور اس کی رحمتِ بے پایاں کا اسی لئے رہ رہ کر بار بار ہر دل کی گہرائی سے یہ صدا بلند ہو رہی تھی ؎

سب منحصر ہے رحمتِ پروردگار پر

چنانچہ سب دعاؤں میں مصروف تھے کہ خدائے ذوالمنن اپنی اس جماعت پر جسے اسنے اسلام کو دُنیا بھر میں غالب کرنے کے لئے چُنا ہے اپنی رحمت کا سایہ برقرار رکھے اور یہ بفضلہ تعالےٰ ید اللہ علی الجماعۃ کی مصداق بنی رہے۔ اللہ تعالےٰ کے وعدوں پر ایمان تھا اور یقیناً تھا، اور یہ وعدے ایک لحاظ سے وجۂ تسلّی تھے اور ضرور تھے بایں ہمہ ہر دل بجا طور پر ڈر اور لرز رہا تھا کہ اللہ تعالےٰ کی حکمتِ بالغہ کے ماتحت اس موقع پر جماعت کے لئے کوئی عارضی اور درمیانی ابتلاء نہ مقدر ہو اور بعض لوگ اپنی شامتِ اعمال سے اس ابتلاء میں پورے نہ اُتر سکیں اور جماعت میں تشتّت و افتراق کا بیج بونے والے شمار ہوں۔ پھر کون یہ دعوےٰ کر سکتا تھا کہ وہ ضرور ہی راہِ سداد پر قائم رہے گا اور شیطان کے بہکائے میں ہرگز نہ آئے گا۔ اس لئے تائید و نصرت کے خدائی وعدوں کے باوجود بہت ڈر اور خوف کا مقام تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ہر شخص غمزدہ و خوف زدہ ہو کر آستانۂ الٰہی پر سجدہ ریز اور مصروفِ دُعا تھا بلکہ ہمہ تن دُعا بنا ہوا تھا کہ اے خدا، اے ذوالمجد والعطاء، اے رحیم اور مشکل کشا! تو اپنی رحمت کا ہاتھ دراز کر اور جماعت کو کسی ابتلاء میں پڑنے اور غلط راہ پر گامزن ہونے سے بچا لے۔ تُو دلوں پر ایسا تصرف کر کہ جو تیری نگاہ میں برگزیدہ اور مقبول اور امامت کا اہل ہے، سب اسی کی طرف کھینچے جائیں اور کسی اختلاف کے بغیر سب اُسی پر متحد و متفق ہو کر اس کے دستِ مبارک پر بیعت کر لیں اور وہ تیری ہی دی ہوئی توفیق اور تائید سے جماعت کے اتحاد و اتفاق اور اس کی مثالی شیرازہ بندی کا ضامن بن جائے تا خدا والوں کا یہ قافلہ اپنے نئے قافلہ سالار کی آسمانی قیادت میں قدم بقدم اپنی منزلِ مقصود کی طرف پوری ظفرمندی کے ساتھ پہلے ہی کی طرح بڑھتا چلا جائے۔ انتہائی درد و کرب کے عالم میں ہر دل سے نکلنے والی یہ دُعا اس وقت صحیح معنوں میں ؎

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمیں باد

کی مصداق تھی لیکن خدا تعالےٰ پر کامل بھروسہ رکھنے کے باوجود اس وقت حتمی طور پر کسی کو معلوم نہ تھا کہ اللہ تعالےٰ نے نزولِ ملائکہ کے ذریعہ ہزاروں مومنوں کے دلوں سے نکلی ہوئی اس متضرعانہ دعا کو قبول فرما لیا ہے اور کوئی دم میں جنابِ الٰہی سے انہیں مُنہ مانگی مراد ملنے ہی والی ہے۔

---

۸ نومبر کا دن اسی درد و اضطراب غم و الم اور خوف و ہراس کے عالم میں گزرا خدا خدا کر کے رات ہوئی اور نمازِ عشاء کے بعد مسجد مبارک میں مجلس انتخابِ خلافت کا اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں اراکینِ مجلسِ انتخاب کے سوا اور کسی کو شریک ہونے یا وہاں موجود رہنے کی اجازت نہ تھی۔ ہر چند کہ باقی تمام لوگ عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنے گھروں کو جا سکتے تھے لیکن وہاں سے واپس جانے کو کسی کا جی نہیں چاہتا تھا۔ ہزاروں احباب مسجد کے باہر کچھ فاصلہ پر کھڑے دعائیں کرتے رہے کہ خدا تعالےٰ اراکینِ مجلسِ انتخاب کو وہی فیصلہ کرنے کی توفیق دے جو جماعت کے حق میں، اسلام کے حق میں اور دنیا کے حق میں بہتر ہو۔ دل اُن کے یادِ الٰہی میں محو تھے اور آنکھیں مسجد کے دروازہ پر لگی ہوئی تھیں کہ کب دروازہ کھلے اور اندر جانے کی اجازت ملے اور وہ اوّلین فرصت میں خلیفۃ المسیح الثالث کی بیعت سے مشرف ہوں۔ اگرچہ آسمان کی فضا نہایت پُرسکون تھی اور مہ شب چہاردہم کی چاندنی ہر طرف چھٹکی ہوئی تھی تاہم قصرِ خلافت کے احاطہ میں مسجد مبارک کے گرد ہزاروں ہزار مضطرب دل رحمتِ خداوندی کے انتظار میں ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ اللہ تعالےٰ خود اپنے دستِ قدرت و رحمت سے اُن پر امن و سکینت اور طمانیت کا پھایا

رکھے۔ تین گھنٹے کے صبر آزما انتظار کے بعد ساڑھے دس بجے کے قریب مسجد کا شمال مغربی دروازہ کھلا اور احباب کو اندر آنے کی اجازت ملی۔ اندر سے باہر آنے والے ایک رکنِ مجلسِ انتخاب نے کہا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث منتخب ہو گئے ہیں اور تمام اراکین مجلسِ انتخاب نے آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کر لی ہے۔ یہ سُنتے اور اجازت ملتے ہی ہزاروں ہزار احباب اس قدر بے قابو ہو کر مسجد کے دروازے کی طرف دوڑے کہ گویا وہ اپنے آپے میں نہیں ہیں۔ حقیقت بھی یہی تھی کہ اس وقت وہ اپنے آپے میں نہیں تھے بلکہ فرشتے آسمان سے نازل ہو ہو کر انہیں خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کے حضور میں باریاب کرنے کے لئے دوڑائے لئے جا رہے تھے۔ وہ ایک دوسرے پر گرتے پڑتے اس قدر عجلت میں اور اس قدر تیزی کے ساتھ مسجد کے اندر داخل ہوئے کہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ ضعیف العمر احباب اور بچے پاؤں تلے روندے نہ جائیں۔ اُس وقت کچھ خدام نے ہوشمندی سے کام لیکر ایسے ضعیف العمر احباب اور بچوں کو جگہ جگہ اپنے حلقہ میں لے لیا اور انہیں دیوانہ وار آگے بڑھے چلے آنے والے احباب کے ریلے سے بچا لیا۔ چند لمحوں میں مسجد اس طرح بھر گئی کہ تلِ دھرنے کو جگہ نہ رہی۔

احباب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک جھلک دیکھنے اور حضور کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کے لئے بے تاب تھے اور برابر اصرار کر رہے تھے کہ ان کی بیعت لی جائے۔ احباب کا اصرار دیکھکر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کھڑے ہوئے اور کھڑے ہوتے ہی احباب کو بیٹھنے کی ہدایت فرمائی۔ آپ کی آواز سُنتے ہی نہ صرف مسجد کے اندر تمام احباب بیٹھ گئے بلکہ جو احباب بیعت کرنے کے لئے دور دور سے بھاگے چلے آ رہے تھے اور ابھی مسجد کے باہر راستہ میں ہی تھے ان میں سے جس جس کے کان میں بھی آپ کی آواز پڑی وہ راستہ میں وہیں بیٹھ گیا۔ احباب کے بیٹھنے اور مکمل خاموشی ہو جانے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"آپ نے یہ بھاری ذمہ داری اور اہم خدمت میرے سپرد کی ہے میں حقیر ہوں، عاجز ہوں، بے علم اور کمزور ہوں لیکن ہمارا خدا جس کی طرف ہم منسوب ہوتے ہیں وہ بڑی طاقتوں اور قدرتوں والا ہے۔ اس لئے ہمیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ آپ اپنی دعاؤں اور مشوروں سے میری مدد کریں میں آپ کے لئے دُعا کروں گا آپ میرے لئے دُعا کریں۔"

اِن چند روح پرور کلمات نے سامعین پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری کر دی اور انہوں نے بے اختیار ہو کر نعرے لگانے شروع کر دیئے چنانچہ ساری مسجد اور اس کا پورا ماحول اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے پُرجوش ہی نہیں فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا۔

اِس مختصر لیکن نہایت ہی رُوح پرور و اثر انگیز خطاب کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ہزاروں ہزار حاضرین سے بیعت لی۔ عجب ایمان افروز و پُرکیف منظر تھا۔ اِس خیال سے کہ سب احباب بیک وقت ایک ہی بیعت میں شریک ہو سکیں بعض احباب نے عجب وارفتگی کے عالم میں اپنی پگڑیاں اُتار کر پھیلا دیں اور سب نے مل کر ان کے سروں کو پکڑ لیا اور ان کا ایک ایک سرا آگے بیٹھے ہوئے اُن لوگوں کے اوپر ڈال دیا جنہوں نے اپنے ہاتھ حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھوں میں دے رکھے تھے۔ جن کے ہاتھ کسی پگڑی کا سرا نہ آ سکا انہوں نے ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اپنا رابطہ آگے بیٹھے ہوئے لوگوں سے قائم کر لیا جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے کا شرف حاصل تھا۔ اس طرح سب سراپا اشتیاق اور ہمہ تن گوش بن کر حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف متوجہ ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے بیعت کے الفاظ بڑی بلند اور پُرشوکت آواز میں کہنے شروع کئے۔ ہزاروں ہزار احباب نے آپ کی اقتداء میں اِس قدر جذبہ و جوش کے ساتھ بیعت کے الفاظ دُہرائے کہ مسجد مبارک ہی نہیں ربوہ کا گوشہ گوشہ اُن کی آوازوں سے گونج اُٹھا۔ اُس وقت دل گواہی دے رہے تھے کہ اِن آوازوں کی گونج ملائے اعلےٰ میں بھی سُنی جا رہی ہے۔

احباب بیعت کے الفاظ دُہراتے جاتے تھے اور ایک عجیب کیف آور سکینت و طمانیت ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کرتی جاتی تھی۔ کونسا دل تھا جس نے اُس وقت نزولِ ملائکہ کا مشاہدہ نہ کیا اور وہ ان کی پاک تاثیرات کو محسوس کر کے خوشی سے جھوم نہیں اُٹھا۔ حقیقت یہ ہے کہ خوف و ہراس اور بے چینی و اضطراب کی ساری کیفیت آنِ واحد میں کالعدم ہو کر رہ گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وصال پر دل غمزدہ اور مجروح ضرور تھے لیکن اب وہ خوف و ہراس اور بے یقینی و خدشات کی بجائے ناقابلِ بیان اطمینان و سکینت اور اعتماد و وثوق کی دولت سے مالا مال تھے۔ احباب محزون و مغموم ہونے کے ساتھ ساتھ اِس لحاظ سے خوش تھے کہ خدا تعالےٰ نے ان کی دعاؤں کو بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور جماعت فردِ واحد کی طرح متحد ہو کر پھر ایک آسمانی ہاتھ پر جمع ہو گئی اور خلافتِ ثالثہ کے بالاتفاق قیام سے ولیبدلنّھم من بعد خوفھم امنا کا خدائی وعدہ خود ان کے اپنے وجودوں میں پورا ہوا۔ پھر وہ اس بات پر بھی خوش تھے کہ رحمتِ خداوندی نے انہیں اراکینِ مجلسِ انتخاب کے بعد سب سے پہلی بیعتِ عام میں شمولیت کے خصوصی شرف سے سرفراز فرمایا۔

بیعت لینے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے دُعا کرائی۔ ہزاروں ہزار احباب نے آپ کی اقتداء میں اس درد و سوز اور دلی تڑپ کے ساتھ دُعا کی کہ ساری مسجد ہچکیوں، سسکیوں، گریہ و زاری اور آہ و بکا کی دردناک آوازوں سے گونج اٹھی۔ وہ خدا تعالےٰ کا شکر بجا لا رہے تھے کہ اُس نے اپنے فضل سے جماعت کے اتحاد و اتفاق اور یک جہتی و یک رنگی کو برقرار رکھا اور ساری جماعت کو پھر ایک ہاتھ پر جمع کر کے اپنی معیت اور تائید و نصرت کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر فرمایا اور دنیا پر ایک دفعہ پھر واضح کر دیا کہ اِس جماعت پر خدا کا ہاتھ ہے، اُسنے خود اِسے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے، اور وہ خود ہی اس کا محافظ ہے۔ پھر وہ خدائے قادر و قدوس سے رو رو کر التجا کر رہے تھے کہ وہ اپنے فضل سے انہیں بیعت کے عہد پر قائم رہنے اور اسے کما حقہٗ نبھانے کی توفیق عطا فرمائے تا وہ اطاعت کا کامل نمونہ پیش کر کے دین کی سربلندی کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرتے چلے جائیں ـــــ بیعت کا عہد کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اقتداء میں کی جانے والی یہ دعا اپنی بے انداز تاثیر کے لحاظ سے ایک خاص شان کی حامل تھی۔ اس کے نتیجہ میں سینے دُھل کر صاف ہو گئے، دلوں کو ایک نئی تقویت اور روحوں کو ایک نئی بالیدگی نصیب ہوئی اور خدا تعالےٰ کی ہستی اُس کی قدرتوں اور اُس کے وعدوں پر ایک نئے زندہ ایمان سے ہر مبائع مالا مال ہوا۔ ہر سینہ شک سے دھویا گیا اور ہر دل بدل گیا۔ ہر کسی نے محسوس کیا کہ وہ پہلے جو کچھ تھا بیعت کرنے کے بعد اب وہ نہیں ہے بلکہ ایک اَور ہی انسان ہے ایمان و یقین اور معرفت سے عالی قدر مراتب بھرپور انسان۔ چند گھنٹے پیشتر وہ روتے ہوئے دل کے ساتھ آئے تھے اور اب وہ بیعت کرنے اور دُعا سے فارغ ہونے کے بعد سکینت و طمانیت کی دولت سے مالا مال ہو کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

یہ تھا قدرتِ ثانیہ کے ایک اَور ظہور کے ذریعہ خلافتِ ثالثہ کے قیام کا ایمان افروز منظر جس نے ہزاروں ہزار انسانوں کی آن کی آن میں کایا پلٹ دی۔ ہم قدرتِ ثالثہ کے اِس نئے ظہور پر اللہ تعالےٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اُن الفاظ میں جو آپ نے خلافتِ ثانیہ کے قیام سے متعلق رقم فرمائے تھے کسی قدر تصرّف کے ساتھ کہتے ہیں کہ ـــــ اے جانے والے! تجھے موعودہ کامیابیوں، کامرانیوں اور ظفرمندیوں سے بھرپور تیرا پاک و زرّیں یادگار عہدِ خلافت مبارک ہو۔ تُو نے اپنے امام و مطاع (جس کا تُو مثیل اور حُسن و احسان میں نظیر تھا) کی امانت کو خوب نبھایا اور خلافت کو ایسی آہنی سُلاخوں سے باندھ دیا اور اسے دلوں میں ایسا راسخ کر دیا کہ پھر کوئی طاقت اسے اپنی جگہ سے ہلا نہ سکی اور انشاء اللہ نہ آئندہ کبھی ہلا سکے گا۔ جا اور اپنے آقا کے ہاتھوں سے مبارکباد کا تحفہ لے اور رضوانِ یار کا ہار پہن کر جنّت میں ابدی بسیرا کر ـــــ اور اے انبیاء ماسبق کی پیشگوئیوں اور خود مسیحِ پاکؑ کی بشارتوں کے بموجب آنے والے! تجھے بھی مُبارک ہو کہ تُو نے وساوس و خدشات اور ایک گونہ بے یقینی کے سیاہ بادلوں کو پھاڑ کر مسندِ خلافت پر قدم رکھا اور قدم رکھتے ہی رحمت کی بارشیں برسا دیں۔ تُو ہزاروں کانپتے ہوئے دلوں میں سے ہو کر تختِ امامت کی طرف آیا اور پھر صرف ایک ہاتھ کی جنبش سے اِن تھرّاتے ہوئے سینوں کو سکینت بخش دی۔ آ، اور ایک شکور جماعت کی ہزاروں دُعاؤں اور تمناؤں کے ساتھ ان کی سرداری کے تاج کو قبول فرما۔

(بشکریہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف فرائض کی سرانجام دہی کے لئے خدام کی ضرورت ہوتی ہے قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مجالس کے مستعد خدام کے نام اس غرض سے پیش کریں۔ یہ خدام قائد مجلس کی تحریر کے ساتھ ربوہ پہنچ کر دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں رپورٹ کریں۔ جزاکم اللہ

جلسہ سالانہ پر مہمان خواتین کی قیام گاہیں

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آنے والی مہمان خواتین کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کی سہولت کے لئے قیام گاہ مستورات میں ضلع وار ٹھہرانے کا انتظام مندرجہ ذیل طریق پر کیا گیا ہے۔ تمام مہمانوں سے گذارش ہے کہ وہ اسی قیام گاہ میں تشریف لائیں جہاں ان کے لئے قیام کا انتظام کیا گیا ہے:۔

۱۔ **قیام گاہ دفتر لجنہ اماء اللہ** میں مندرجہ ذیل اضلاع کے مہمان کے قیام کا انتظام ہوگا

اضلاع جھنگ۔ ملتان و بہاولپور۔ ڈیرہ غازیخاں۔ سندھ۔ سیالکوٹ

۲۔ **قیام گاہ جامعہ نصرت**:۔ اضلاع راولپنڈی۔ پشاور۔ مردان

کیمل پور۔ کراچی۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ قصور۔ اوکاڑہ۔ منٹگمری۔

۳۔ **قیام گاہ نصرت گرلز ہائی سکول**:۔ اضلاع سرگودھا۔ شیخوپورہ۔

لائلپور۔ جہلم۔ گجرات۔ متفرق۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مربیان سلسلہ احمدیہ کیلئے ضروری ہدایت

چونکہ جلسہ سالانہ کے بعد چند دن رمضان المبارک شروع ہو جائے گا۔ اسلئے تمام مربیان سلسلہ احمدیہ جو مغربی اور مشرقی پاکستان میں کام کرتے ہیں کے لئے ضروری ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ رمضان المبارک میں اپنے اپنے ہیڈ کوارٹر میں قیام کر کے قرآن کریم کا درس دیں۔ سوائے اسکے کہ امیر جماعت اپنے حلقہ کی دوسری بڑی جماعت کو ترجیح دیں۔ اور جماعتوں کی تربیت کریں۔ نیز نماز باجماعت کا اہتمام کریں۔ اور درس شروع کر کے نظارت ھذا کو اطلاع دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

سولین گزٹڈ آفیسرس (کلاس ٹو)

(۱) جنرل ڈیوٹی آفیسرس: شرائط: گریجوایٹ عمر ۳۵ سال تک

(۲) سائنٹفک ڈیوٹی آفیسرس: شرائط: آنرس ڈگری ریاضی سٹیٹسٹیکل تجربہ کو ترجیح عمر ۳۵ تک

(۳) ایڈیٹرس: ایم اے انگلش۔ ایم اے کسی اور مضمون۔ تجربہ۔ عمر ۳۵ تک

تنخواہ ۴۵۵-۳۵-۵۲۵-۴۰-۹۲۵۔ ایڈیٹر کی اسامی میں ابتدائی تنخواہ حسب لیاقت زیادہ۔ فارم ۲۷ پیسے کی ٹکٹوں والا بڑا لفافہ ایڈمنسٹریٹو آفیسر منسٹری آف ڈیفنس نمبر ۱ نیپیر برکس کراچی ۴ سے طلب ہو۔ درخواستیں ۲۷/۱۲/۶۵ تک۔ (پ ٹ ۱۲/۶۵)

(ناظر تعلیم)

پتہ درکار ہے

مکرم فتح محمد صاحب ولد علی محمد صاحب موصی ۱۲۲۲۶ گوجر سائن ریلوے کے ضلع سیالکوٹ نے ۱۹۵۸ء میں وصیت کی تھی مگر ۱۹۶۱ء سے انہوں نے نہ تو چندہ ارسال کیا ہے اور نہ ہی کسی خط کا جواب دیتے ہیں۔ اگر وہ خود دیکھیں یا کوئی صاحب ان کو جانتا ہو۔ تو ان کے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

سال کا آخر مگر مہینے کا شروع

(از ناظم مال وقف جدید)

سال کے آخری ماہ کے ابتدائی ایام خصوصاً وقف جدید کے لئے اس وجہ سے بہت اہم ہیں کہ وقف جدید کا مالی سال بھی دسمبر ہی میں ختم ہو جاتا ہے۔

بالخصوص ملازم پیشہ احباب کے لئے اس آخری مہینہ کے شروع دنوں میں ادائیگی بہت ضروری ہے ورنہ خطرہ ہے کہ وہ ایفائے عہد سے قاصر رہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر وقت ایفائے عہد کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

غیر ملازم پیشہ احباب سے بھی پرزور درخواست کرتا ہوں کہ سال کو ختم نہ ہونے دیں جب تک خدا تعالیٰ کے حضور کئے ہوئے اپنے تمام وعدوں کو پورا نہ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔ والسلام

(خاکسار:۔ میرزا طاہر احمد)

درخواست ہائے دعا

۱۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے میرے اہل و عیال کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق دے۔ (خاکسار نیاز قطب احمد بٹ)

۲۔ مورخہ یکم دسمبر کو میرے دادا جان محترم ملک محمد شفیع صاحب سابق نائب مختار عام کا آنکھوں کا اپریشن جناح ہسپتال کراچی میں ہوا ہے۔

(خاکسارہ منصورہ ملک بنت صوبیدار رشید احمد ملک ۱۶ ٹیلیونیشیا لائن کراچی)

۳۔ ہمارے مکرم دوست محمد عالم خان صاحب ساکن مانسہرہ ضلع ہزارہ راولپنڈی کے ہولی فیملی ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کا اپریشن ہونے والا ہے۔

(محمد عرفان اپیل نویس مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ)

۴۔ عزیزم مبشر احمد صاحب پسر مکرم ملک بشیر احمد خان صاحب۔ مبشر میڈیکو علیل ہیں۔

(وکیل المال اول)

۵۔ خاکسار کی ہمشیرہ امۃ الحمید کشور (ہیلتھ وزیٹر) میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

(مظفر احمد ناصر دارالرحمت وسطی ربوہ)

۶۔ میرا چھوٹا بھائی علیم الدین ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ اسے بیماری کے دورے پڑتے ہیں۔ (بشارت احمد ٹیچر ہائی سکول ربوہ)

۷۔ برادرم محمد یوسف پک ۹۳ ٹی۔ ڈی۔ اے ضلع مظفر گڑھ کی اہلیہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہے۔ (غلام رسول کارکن دفتر الفضل ربوہ)

۸۔ خاکسار کی والدہ محترمہ گزشتہ دو تین ہفتوں سے بیمار ہیں درد گردہ علیل ہیں۔

(محمود احمد انیس ابن شیخ ضیاء الحق صاحب چیف انجینئر کراچی دارالرحمت شرقی ربوہ)

۹۔ خاکسار کی ہمشیرہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور اب حالت تشویشناک ہے

(ملک منور احمد محمود محاسب جماعت احمدیہ پشاور)

۱۰۔ میری لڑکی بیگم عبدالستار خان صاحب لاہور میں تشویشناک طور پر بیمار ہے۔

(میاں خیر محمد قائمقام امیر جماعت ہائے احمدیہ۔ ضلع ڈیرہ غازیخان)

۱۱۔ خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے اور طبیعت بھی ناساز رہتی ہے

(منشی محمد اسمٰعیل از چنیوٹ)

احباب جماعت ان تمام احباب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر الفضل)

السیر پائیوریا دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ شکایات کیلئے مفید دوا قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچاس پیسہ اور دو روپیہ پچاس پیسہ ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

مکمل سیٹ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (چوبیس جلدوں میں) رعایتی قیمت ۱۹۰/- علاوہ محصول ڈاک
ملنے کا پتہ: الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

تقسیم حفاظ برائے تراویح رمضان المبارک ۶۶-۱۹۶۵ء

نمبر شمار	حافظ قرآن	جماعت احمدیہ
۱	قاری حافظ عاشق محمد صاحب	مسجد مبارک ۔ ربوہ
۲	حافظ محمد سلیمان صاحب	غلہ منڈی ۔ ربوہ
۳	حافظ عباس علی صاحب	دارالرحمت شرقی ۔ ربوہ
۴	حافظ فتح محمد صاحب قاری	جماعت احمدیہ راولپنڈی
۵	حافظ محمد امین صاحب	دارالبرکات ۔ ربوہ
۶	حافظ غلام محمد صاحب	جماعت احمدیہ ۔ گھسیٹ پور
۷	حافظ کرم الٰہی صاحب	جماعت احمدیہ گنج ۔ لاہور
۸	حافظ محمد اکرم صاحب	مسجد احمدیہ ۔ لائلپور
۹	حافظ محمد شریف صاحب	" " منٹگمری
۱۰	حافظ خان محمد صاحب	" " گرمولا ورکاں ۔ ضلع گوجرانوالہ
۱۱	حافظ فیض محمد صاحب	احمدیہ ہال ۔ کراچی
۱۲	حافظ غلام محمد صاحب	چک ۶۵/م
۱۳	ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب	جماعت احمدیہ ۔ سرگودھا
۱۴	حافظ محمد یوسف صاحب	کھاریاں ۔ ضلع گجرات
۱۵	حافظ محمد یوسف صاحب	چک ۱۵۲ ۔ شمالی سرگودھا
۱۶	حافظ عزیز احمد صاحب	ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور
۱۷	حافظ بشیر احمد صاحب معلم	میانی ۔ ضلع سرگودھا
۱۸	حافظ عبدالرشید صاحب	چک ۱۶۶ ۔ مراد
۱۹	حافظ عبدالرشید صاحب نانکانہ	جماعت احمدیہ ۔ شیخوپورہ
۲۰	قریشی محمد حنیف صاحب	" " ٹوبہ
۲۱	حافظ رشید احمد صاحب	فیکٹری ایریا ۔ ربوہ
۲۲	حافظ رفیق احمد صاحب	مسجد دہلی دروازہ ۔ لاہور
۲۳	صاحبزادہ محمد طیب صاحب	دارالذکر "
۲۴	حافظ محمد صدیق صاحب	دارالرحمت وسطی ۔ ربوہ

(ناظر اصلاح وارشاد)

محترم مولوی محمد افضل صاحب اوجلوی کی وفات

میرے بزرگ بھائی مولوی محمد افضل صاحب اوجلوی (دھرم پورہ لاہور) ایک لمبی بیماری کے بعد مورخہ ۵ نومبر ۱۹۶۵ء بوقت نماز مغرب اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم قریباً دس سال بیمار رہے اور بیماری یہ عرصہ نہایت صبر اور شکر کے ساتھ گذارا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے

مرحوم کا جنازہ مورخہ ۶ نومبر ۶۵ء کو ربوہ لایا گیا۔ اور بعد از نماز عصر جنازہ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا۔ بعد میں قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ قبر پر دعا جناب حاجی محمد فاضل صاحب نے کرائی۔ احباب جماعت میرے بزرگ مرحوم بھائی صاحب کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالرحمٰن مغفور عنہ ریٹائرڈ آرڈیننس آفیسر ۔ راولپنڈی)

اعلان نکاح

میرے لڑکے مسمی محمد انور ہاشمی سینئر انسپکٹر کنٹونمنٹ بورڈ ملتان چھاؤنی وقائد خدام الاحمدیہ ملتان چھاؤنی کا نکاح برخورداری تسنیم فردوس دختر محمد یعقوب خان پنشنر صوبیدار کے ساتھ محترم راجہ نصیر احمد ناصر مربی گجرات نے مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۶۵ء بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پڑھایا۔ اس تقریب میں اس ضلع کے قائد صاحب نے بھی شمولیت اختیار کی۔

سید محمد منیر شاہ ہاشمی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ایبٹ آباد

امانت تحریک جدید

امانت تحریک جدید ربوہ میں روپیہ کیوں رکھا جائے

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری کردہ تحریک ہے۔
- امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا اولین فرض ہے۔
- یہ ایک الہامی تحریک ہے۔
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی
- اس امانت میں آپ اپنے لئے اپنے بیوی بچوں کے لئے چھوٹی سے چھوٹی رقم بھی جمع کروا سکتے ہیں اور بوقت ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں۔

باقی تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع فرمادیں

خاکسار
افسر امانت تحریک جدید ربوہ

مکتبہ الفرقان ربوہ

اس مکتبہ سے آپ سلسلہ احمدیہ کی ہر کتاب طلب فرما سکتے ہیں۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے دوست اگر پہلے سے تحریر فرمادیں تو ان کی مطلوبہ کتابوں کا بنڈل انہیں تیار ملیگا۔ اسطرح رسالہ الفرقان کی بھی امانت ہو جائیگی۔ منیجر مکتبہ الفرقان ربوہ

بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع میانوالی تحریر فرماتے ہیں۔

اکسیر اٹھرا کی گولیوں کا معجزانہ اثر

شفاخانہ رفیق حیات ٹرنک بازار شہر سیالکوٹ کی تیار کردہ اکسیر اٹھرا کی گولیاں میں نے اپنے ایک عزیز کے گھر استعمال کرائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان کا معجزانہ اثر ہوا۔ اس کی ڈلیوری کا وقت اچھا گذر گیا ہے اور صحت مند لڑکا پیدا ہوا ہے۔

الحمد للہ

ان کے پہلے بچے پیدائش کے وقت ہی فوت ہو جایا کرتے تھے۔ شفاخانہ رفیق حیات سیالکوٹ کے علاوہ اکسیر اٹھرا ربوہ میں دارالخیر جنرل سٹور غلہ منڈی اور افضل برادرز گولبازار ربوہ سے مل سکتی ہیں

کرشمۂ حکمت

خارش کا کامیاب علاج

مرہم احمر ۔ دھدر ۔ بالچر ۔ گنج

لوط کا مجرب علاج

دواخانہ حکیم عبدالعزیز کھوکھر منزل چک چھٹہ حافظ آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ

تلاش گمشدہ

ایک لڑکا عبداللطیف ولد مستری عبدالغنی صاحب سکنہ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ مورخہ ۲۸ نومبر ۶۵ء سے لاپتہ ہے۔ اس کا حلیہ مندرجہ ذیل ہے۔

عمر اٹھارہ سال۔ قد تقریباً سوا پانچ فٹ۔ رنگ گندمی چہرہ درمیانہ گول۔ نسواری اور سفید قمیص۔ سلیٹی یا خاکی پینٹ۔ سفید جرسی۔ سرخ دھاریوالی پاؤں میں چپل ہوگی۔

(ناظر امور عامہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی خالہ فاطمہ بیگم مورخہ ۲۳ نومبر کی شب کو ایک لمبی علالت کے بعد دھانہ میں وفات پاگئیں احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

(بشارت احمد طارق ۔ ربوہ)

عطاران مشرق رجسٹرڈ ربوہ

کے مایہ ناز تحفے:

روغن سرسوں کچی گھانی

۱۔ (خوشبودار سو فیصد خالص) ——— ایک روپیہ چھ آنے

۲۔ روغن آملہ ——— ایک روپیہ دس آنے

۳۔ خورشید ہیر آئل (متعدد جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ) ۔ اڑھائی روپے

مضر صحت اجزا کی آمیزش سے بالکل پاک

مکمل گارنٹی کے ساتھ

سٹاکسٹ:

◎ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

◎ نوید جنرل سٹور، ربوہ

"حتی الوسع تمام دوستوں کو جلسہ سالانہ میں محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے" (ارشاد گرامی حضرت مسیح موعود)

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر ربوہ تشریف لانے و واپسی کیلئے

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ۲۶ دی مال لاہور

جس نے ہر جماعتی خدمت کے موقع پر خوشی سے اپنی خدمات پیش کی ہیں

کی

نئی اور آرام دہ بسوں میں سفر کریں،

فل اور ایڈوانس بکنگ کے لئے ہمارے نزدیکی سٹینڈ انچارج سے رجوع فرمائیں، (مینجر)

تحریک آزادی کشمیر

میں جماعت احمدیہ کی پچاس سالہ جلیل القدر اور سنہری خدمات کی تفصیلات معلوم کرنے کے لئے تاریخ احمدیت جلد ششم کا مطالعہ ضروری ہے ضخامت پونے آٹھ سو صفحات نادر و نایاب دستاویزات اور تصاویر کا دلکش مرقع کتابت و طباعت معیاری گرد پوش عمدہ اور ہدیہ دس روپے (مجلد و با تصویر) ادارۃ المصنفین ربوہ

خصوصی ہیرے

دیگر بیش قیمت پتھر و خود پسند جدید قسم کے زیورات دستیاب ہیں،

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون ۲۶۲۳

مقوی دماغ

دماغی کام کرنے والوں کے لئے تحفہ ... ۱ روپیہ

سرو بیشی

نوجوانوں کی صحت کی محافظ ... ۵ ،

شیر دل

نوجوانوں کی بے شمار بیماریوں کی دوا ... ۴ ،

شہزین

مرض اکھڑا کی معتدل پڑیاں ... ۳ ،

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عام تحفہ

- آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
- متعدد جڑی بوٹیوں کا جوہر جو عرصہ ساٹھ سال سے استعمال ہو رہا ہے۔
- خارش پانی بہنا ضعف بصارت وغیرہ امراض کا بہترین علاج۔
- بچوں عورتوں مردوں سب کے لئے مفید ترین سرمہ

قیمت دس آنہ اور سوا روپیہ

تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

کیل چھائیوں، پھوڑے، پھنسی خارش و ایگزیما کے لئے

برناف کریم تیار کردہ فی ٹیوب ۲۵ روپیہ :- اوپل کیمیکل انڈسٹریز (رجسٹرڈ) گجرات

طبیب دوست نمونہ کے لئے تحریر فرمائیں۔

یہ تولیہ کس کا ہے؟ مجھے اسٹیشن سے غلہ منڈی آتے ہوئے ایک نیا تولیہ ملا ہے جس دوست کا ہو وہ نشانی بتا کر لے لیں۔ مسعود احمد ابن محمد الدین صاحب ایم اے دارالرحمت غربی نزد دفتر الفضل ربوہ)

سفوف جند ماہواری خون کم اور رک رک کر اور تکلیف سے آنا۔ اس کیلئے مفید و مجرب نسخہ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔ **دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ**

چندہ مسجد ڈنمارک اور مستورات جماعت احمدیہ کا فرض

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الحمد للہ کہ ۳۰ نومبر تک مسجد ڈنمارک کے چندہ کے وعدہ جات کی مقدار دو لاکھ اٹھائیس ہزار چار سو روپے ہو چکی ہے اور ایک لاکھ اناسی ہزار چار سو روپے اس مد میں وصول ہو چکے ہیں۔ وعدہ جات اور وصولی کی رفتار میں اس ماہ کمی رہی ہے۔

بہنوں کو یاد رہے کہ اس مسجد کی تعمیر کا وعدہ ہماری طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک نذرانہ اور جذبۂ تشکر کے طور پر کیا گیا تھا اب جب کہ ہمارے پیارے مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے حقیقی آقا و مولیٰ کے حضور جا چکے ہیں ہم پر اور بھی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم نے جو وعدہ اللہ تعالیٰ کے حضور کیا تھا اسے جلد سے جلد پورا کریں تا ڈنمارک میں مسجد تعمیر ہو اور اسلام کی ترقی اور شان و شوکت کا موجب بنے۔ ابھی تو بہت وسیع کام ہمارے سامنے پڑا ہے۔ جب تک یورپ کے ہر شہر میں مسجد تعمیر نہ ہو جائے۔ ہمیں چین سے نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ پس میری بہنو! اپنے اخراجات کم کر کے اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کریں۔ جس نے ابھی تک اس چندہ کے لئے وعدہ نہیں لکھوایا وہ اب وعدہ کر کے شامل ہو جائیں۔

عہدہ داران کا بھی فرض ہے کہ وہ مکمل جائزہ لیں کہ کوئی بہن رہ تو نہیں گئی جس نے اس سعادت میں حصہ نہ لیا ہو اور پھر رپورٹ بھجوائیں کہ ان کی لجنہ سے اس وقت تک کتنی عورتیں کتنی رقم بھجوا چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور مجھے بھی خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔

(خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

"یوم صفائی"

ہمارا جلسہ سالانہ اپنی تمام تر برکات و فیوض کے ساتھ قریب تر آ رہا ہے چند یوم باقی ہیں احباب جماعت دنیا کے ہر کونہ اور گوشہ سے تشریف لائیں گے اور ربوہ کے روحانی و مادی ماحول سے نمونہ اخذ کرنے کی کوشش کریں گے اس بنا پر ہماری ذمہ داریوں میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم ربوہ کے روحانی اور مادی دونوں قسم کے ماحول اس طور پر پیش کریں کہ وہ آنے والے مہمانوں کے لئے بطور نمونہ پیش کیا جا سکے۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے ظاہری ماحول کی صفائی کے سلسلہ میں ۱۰ دسمبر کو یوم صفائی منا رہی ہے خدام اور اطفال سے خصوصاً اور احباب ربوہ سے درخواست ہے کہ وہ اس میں شامل ہو کر ہماری حوصلہ افزائی فرماویں تا ربوہ کے ماحول کو خوبصورت بنایا جا سکے۔ جزاکم اللہ

قبل ازیں مورخہ ۲ دسمبر کو کامیاب یوم صفائی منایا گیا تھا۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی اپنے حالیہ ارشاد میں فرمایا ہے:-

"فی الحال صفائی کی طرف توجہ دیں۔ اس کے علاوہ مسجد کے صحن (پرانا لنگر خانہ) کو وقار عملی کے ذریعہ ہموار کرنا ہے"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے پیش نظر سب احباب ربوہ سے درخواست ہے کہ وہ پوری طرح تعاون فرماویں۔

(ناظم وقار عملی خدام الاحمدیہ ربوہ)

"ایل" نمبر کی رجسٹریشن

پوسٹ ماسٹر صاحب ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ اخباروں اور رسالوں کی "ایل" نمبر کے تحت موجودہ رجسٹریشن ۳۱ دسمبر ۱۹۶۵ء کو ختم ہو رہی ہے ربوہ سے شائع ہونے والے جملہ اخباروں اور رسالوں کو چاہیئے کہ وہ ۳۱ دسمبر سے پہلے پہلے پوسٹ ماسٹر جنرل لاہور کی خدمت میں درخواست پیش کر کے نئے سال کے لئے اپنے رجسٹریشن نمبر "ایل" کی تجدید کرا لیں۔

جلسہ سالانہ پر جماعتی ملاقاتوں کا پروگرام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے جلسہ سالانہ کے ایام میں جماعتی ملاقاتوں کا پروگرام الفضل ۵ دسمبر ۱۹۶۵ء میں شائع ہو چکا ہے مگر سپیشل گاڑیوں کے انتظام کی وجہ سے اس میں کچھ تبدیلی کی گئی ہے۔ اصل پروگرام درج ذیل ہے۔ جماعتیں اپنی اپنی جماعت کی ملاقات کی تاریخ اور وقت نوٹ کریں اور اس پروگرام کے مطابق ملاقات کا شرف حاصل کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

پروگرام جماعتی ملاقات جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء:-

۱۹ دسمبر ۱۹۶۵ء	۸ بجے صبح	جماعت ہائے لاہور شہر و ضلع	۴۰ منٹ
"	"	کیمبل پور اٹک	۱۰ منٹ
"	۷½ بجے شب	گجرات شہر و ضلع	۴۰ منٹ
	"	پشاور، ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن	۴۰ منٹ
	"	شیخوپورہ شہر و ضلع	۵۰ منٹ
	"	جہلم شہر و ضلع	۲۵ منٹ
۲۰ دسمبر ۶۵ء	۸ بجے صبح	ملتان شہر و ضلع	۲۵ منٹ
"	"	راولپنڈی شہر و ضلع	۲۵ منٹ
"	"	ڈیرہ غازیخان شہر و ضلع	۶ منٹ
"	"	میانوالی شہر و ضلع	۴ منٹ
"	۷½ بجے شب	سیالکوٹ شہر و ضلع	ایک گھنٹہ ۳۰ منٹ
		بیعت	۲۰ منٹ
	"	گوجرانوالہ	۴۰ منٹ
۲۱ دسمبر ۶۵ء	۸ بجے صبح	حیدرآباد و خیرپور ڈویژن	۲۵ منٹ
	"	کراچی معہ مضافات	۳۰ منٹ
	"	مظفر گڑھ شہر و ضلع	۵ منٹ
	۸½ بجے شب	کوئٹہ بلوچستان	۲۰ منٹ
	"	بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خان	۲۰ منٹ
		بیعت	۱۰ منٹ
	"	سرگودھا شہر و ضلع	ایک گھنٹہ
	"	منٹگمری شہر و ضلع	۴۰ منٹ
۲۲ دسمبر ۶۵ء	۸½ بجے صبح	جھنگ شہر و ضلع	۲۵ منٹ
	"	بیعت	۱۰ منٹ
		آزاد کشمیر	۱۵ منٹ
	"	لائلپور شہر و ضلع	ایک گھنٹہ ۲۰ منٹ
	"	مشرقی پاکستان	۱۰ منٹ
		ہندوستان	۵ منٹ
		بیرونی ممالک	۱۰ منٹ

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر کی طرف سے ریلوے اسٹیشن، جنرل بس سٹینڈ (واقع مانڈی جھنگی) اور بس سٹینڈ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ پر خدام ۱۷ دسمبر روز جمعہ کی صبح سے ۱۹ دسمبر کی صبح تک ڈیوٹیاں دیں گے۔

لہٰذا ربوہ جانے والے دوستوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ خدام سے پورا پورا تعاون فرماویں

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر)